بَرکاتِ قربانی

قربانی کے ضروری فضائل و مسائل

مؤلفہ

ابو عذرا محمد نعیم الدین رِفعت

ناشر: ماتُریدی ریسرچ سینٹر مالیگاؤں

نام کتاب............**برکاتِ قربانی** قربانی کے فضائل و مسائل

مؤلف.............ابو عذرا محمد نعیم الدین رفعتؔ

نظرِ ثانی............حضرت علامہ و مولانا محمد رضاء الحق قادری مصباحی صاحب قبلہ ضلع سون بھدر، یوپی

حسبِ فرمائش.......حضرت مولانا محمد عقیل رضا صاحب قبلہ آلدور، کرناٹک

سن اشاعت..........ذوالحجۃ ۱۴۴۳ھ / جولائی ۲۰۲۲ء

ناشر..............ماتریدی ریسرچ سینٹر مالیگاؤں، ممبئی

تصحیح نقل و کتابت کا اپنی جانب سے پورا خیال رکھا گیا ہے، تاہم کسی بھی قسم کی غلطی قارئین کو رسالہ میں نظر آئے، تو ہمیں ضرور مطلع فرمائیں، ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔ اس ای میل پر آگاہ فرمائیں:

khidmatekhalque639@gmail.com

فہرست

شرفِ انتساب

حضرت ابراہیم علیہ السلام

اور

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

کے نام

برائے ایصالِ ثواب

میرے مُشفق والدِ گرامی

مرحوم حاجی محمد مطیع الرحمٰن صاحب قبلہ

و جملہ مرحومین خاندان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فضائل ماہِ ذوالحِجّۃ

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فضل و احسان ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے ہماری زندگی میں ایک بار پھر اسلامی سال کا آخری مہینہ یعنی ذوالحجۃ بھی آ گیا اس مہینے کو جو فضیلت و شان حاصل ہے اس سے کون ناواقف ہو گا؟ اسی مبارک مہینے میں دنیا بھر کے خوش نصیب حضرات کو حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ اسی ماہِ مبارک میں دوسری عید یعنی عید الاضحیٰ کے ساتھ حضرات ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے جانور کی قربانی اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں بہ نیتِ تقرب پیش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے فضائل احادیثِ مبارکہ میں وارد ہوئے ہیں۔ جن میں سے چند یہاں درج کیے جاتے ہیں:

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس نے بھی عشرۂ ذوالحجۃ کی (ابتدائی دس راتوں) میں کسی رات شب بھر عبادت کی تو گویا اس نے سال بھر حج و عمرہ کرنے والے کی سی عبادت کی اور جس نے عشرۂ ذوالحجۃ کا کوئی روزہ رکھا تو گویا اس نے پورا سال ہی اللہ تبارک و تعالی کی عبادت کی۔ (اسلامی سال کے مہینوں کے فضائل و اعمال، ص ۱۲۰)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص گانے بجانے کا شوقین تھا مگر جب ذوالحجۃ کا چاند دیکھ لیتا تو پھر اسی روز سے روزے رکھنا شروع کر دیتا۔ جب اس کی اطلاع حضور نبی کریم ﷺ کو ملی تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اس کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ان دنوں کے روزے رکھنے کا تیرے لیے کیا باعث ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! یہ دن تو عبادت اور حج کے ہیں اور میری یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالی ان (حاجیوں) کی دعاؤں کے صدقہ میں مجھے بھی شریک فرما دے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے شخص تو جو روزہ رکھتا ہے تو ہر دن کے روزہ کے عوض تجھے سو غلام آزاد کرنے اور سو اونٹ قربانی کے لیے حرم شریف کو روانہ کرنے اور ہزار گھوڑے جہاد میں سواروں کے لیے دینے کے برابر ثواب حاصل ہو گا اور عرفہ کے روزے کے عوض دو ہزار غلام آزاد کرنے، دو ہزار اونٹ قربانی کے لیے بھیجنے اور دو ہزار گھوڑے جہاد میں سواری کے لیے دینے کا ثواب ہو گا اور سال بھر پہلے اور سال بھر بعد کے روزوں کا بھی ثواب حاصل ہو گا۔
(اسلامی سال کے مہینوں کے فضائل واعمال، ص ۱۲۰)

بزرگوں کا ارشاد ہے کہ

جو بھی ان دس ایام کی عزت و تکریم کرتا ہے۔ اللہ رب العزت (اسے) دس چیزیں عطا فرما کر اس کی عزت افزائی کرتا ہے۔ (۱) عمر میں برکت، (۲) مال میں زیادتی،

(۳) اہل و عیال کی حفاظت، (۴) گناہوں کی معافی، (۵) نیکیوں میں دوگنا اضافہ، (۶) جان کنی میں آسانی، (۷) تاریکیوں کی روشنی، (۸) میزان کو وزنی بنانا، (۹) دوزخ کے طبقات سے نجات (۱۰) اور جنت کے درجات پر عروج۔

(اسلامی سال کے مہینوں کے فضائل و اعمال، ص ۱۲۲)

بزرگوں کا یہ بھی ارشاد ہے کہ

(۱) جس نے اس عشرہ میں کسی مسکین کو خیرات دی اس نے گویا پیغمبروں کو دیا۔ (۲) جس نے ان ایام میں کسی بیمار کی عیادت کی، اس نے گویا اولیاء اللہ یا ابدال کی عیادت کی۔ (۳) جو کسی کے جنازہ کے ساتھ ان ایام میں چلا گویا وہ شہیدوں کے جنازوں میں چلا۔ (۴) جس نے کسی مومن کو ان ایام میں لباس پہنایا اس کو اللہ تعالی اپنی طرف سے خلعت پہنائے گا۔ (۵) جو اس زمانے میں کسی علمی مجلس میں شریک ہوا وہ گویا انبیاو رسل کی مجلس میں شریک ہوا۔

(اسلامی سال کے مہینوں کے فضائل و اعمال، ص ۱۲۲)

یوم عرفہ کے روزہ کی فضیلت

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی یوم عرفہ کو روزہ رکھتا ہے اللہ تبارک و تعالی اس کے ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ حضرت ابو قتادہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوم عرفہ کا روزہ دو سال کے

گناہوں کا کفارہ ہے۔ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ۔

(اسلامی سال کے مہینوں کے فضائل و اعمال، ص ۱۳۰)

یوم عرفہ کی نماز کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عرفہ کے روز ظہر اور عصر کے درمیان چار رکعتیں اس ترکیب سے پڑھتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۵۱ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کے لیے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ قرآن کریم کے ہر ہر لفظ کے عوض جنت میں اس کا درجہ اتنا اونچا کیا جاتا ہے کہ جس کی مسافت پانچ سو برس کے راستہ کے برابر ہو گی اور قرآن کریم کے ہر ہر حرف کے عوض اللہ تعالی اس کو ستر حوریں عطا فرمائے گا۔ ہر حور کے ساتھ موتی اور یاقوت کے ہزار خوان ہوں گے۔ ہر خوان پر ہزار رنگ کے کھانے ہوں گے، یعنی سبز پرندوں کے گوشت کے پکوان ہوں گے۔ جو برف کی طرح ٹھنڈے، شہد کی طرح میٹھے اور مشک کی طرح خوشبودار ہوں گے نہ آگ نے ان کو چھوا ہو گا نہ لوہے نے، آخری لقمہ میں بھی وہی ذائقہ محسوس ہو گا جو پہلے میں تھا۔ پھر ایک پرندہ آئے گا۔ جس کے بازو سرخ یاقوت کے ہوں گے اور چونچ سونے کی ہو گی۔ اس کے ستر ہزار پر ہوں گے۔ وہ ایسی میٹھی آواز سے پکارے گا جس کی مثل کسی نے بھی اس سے پہلے سنی نہ ہو گی اور کہے گا اے عرفہ والو! مرحبا۔ پھر وہ اس جنتی کے پیالہ میں گر پڑے گا اور اس کے ہر پر کے نیچے سے ستر قسم کے کھانے برآمد ہوں گے۔ جنتی اس کو کھائے گا پھر وہ پرندہ پر جھاڑ کر اڑ جائے گا۔

مذکورہ نماز پڑھنے والے کو جب قبر میں رکھا جائے گا تو قرآن کریم کے ہر حرف کی وجہ

سے اس کی قبر جگمگا اٹھے گی۔ یہاں تک کہ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والوں کو دیکھ لے گا۔ اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا، اس دروازے سے چونکہ جنت کے اندر اپنے لیے ثواب اور عزت دکھائی دے گی اس لیے کہے گا اے پروردگار قیامت برپا کر دے۔ یعنی جلد از جلد مجھے جنت میں پہنچا دے۔

(اسلامی سال کے مہینوں کے فضائل واعمال، ص ۱۳۰، ۱۳۱)

اس کے علاوہ ماہِ ذو الحجۃ کے مزید فضائل و اعمال پر واقفیت کے لیے کتاب مستطاب "**اسلامی سال کے مہینوں کے فضائل و اعمال**" مصنفہ پیر سید مستقیم علی شاہ بخاری صاحب قبلہ ملاحظہ فرمائیں۔

احقر: 

برکاتِ قربانی

اسلامی سال کے آخری مہینے کی آمد ہو چکی ہے، جس کا نام ذوالحجۃ یاذی الحجۃ ہے اس مہینے کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بڑی فضیلت وشان کا حامل بنایاہے، اور حرمت والے چار مہینوں کی فہرست میں یہ مہینہ بھی شامل ہے۔ اور وہ حرمت والے چار مہینے کون کون سے ہیں؟ رجب المرجب، ذوالقعدۃ، ذوالحجۃ اور محرم الحرام، ذوالحجۃ کی دسویں تاریخ کو ہم مسلمان عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کرتے ہیں اور دسویں، گیارہویں اور بارہویں ذوالحجۃ کو قربانی کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس نماز اور قربانی کا حکم اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو

(ترجمۂ کنزالایمان شریف)

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ قربانی کا یہ حکم صرف ہم امتِ محمدیہ ہی کو نہیں دیا گیا بلکہ ہم سے قبل جو امتیں گزریں ان پر بھی قربانی مقرر کی گئی تھی، جیساکہ قرآن مجید میں اللہ پاک کا فرمان ہے:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا (سورۃ الحج، ۳۴)

اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی۔

(ترجمۂ کنزالایمان شریف)

قربانی کا وجود ہر دور میں ہر مذہب میں کسی نہ کسی صورت میں ضرور پایا جاتا ہے۔ خود ہندوستان میں ہندو دھرم کے لوگ اپنی دیوی دیوتاؤں کے نام سے مختلف مواقع پر جانوروں کی بلی چڑھاتے ہیں۔ ایسا ہی کفار و مشرکین عرب بھی اپنے معبودانِ باطل کے نام سے جانور قربان کیا کرتے تھے، پھر جب دینِ اسلام کی آمد ہوئی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو حکم دیا کہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ یعنی اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی دو۔ اس لیے جب قربانی کرتے ہیں تو یہ دعا پڑھتے ہیں:

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

(سورہ انعام:۱۶۲)

میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا۔ (ترجمۂ کنز الایمان شریف)

قربانی کسے کہتے ہیں؟

ہمارے لیے یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ یہ "قربانی" ہے کیا؟ قربانی کہتے کسے ہیں؟ کیونکہ بات سمجھ لینے کے بعد کام کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ قربانی کہتے ہیں تقرُّب کی نیت سے خاص دنوں میں خاص جانور کو اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کرنے کو، چنانچہ حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب "بہارِ شریعت" میں تحریر فرماتے ہیں:

" مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیتِ تقرب ذبح کرنا قربانی ہے"

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، اضحیہ یعنی قربانی کا بیان)

یعنی جن خاص جانوروں کی قربانی دی جاتی ہیں، ان جانوروں کو ماہِ ذو الحجہ کی دسویں، گیارہویں اور بارہویں تاریخوں میں تقرب الی اللہ کی نیت سے ذبح کرنا۔

ہر کامیابی کے لیے قربانی ضروری ہے

اگر ہم اپنی زندگی کا جائزہ لیں تو واضح ہو جائے گا کہ ہر کامیابی (چھوٹی ہو خواہ بڑی دینی ہو یا دنیوی) کے لیے کسی نہ کسی چیز کی قربانی دینی ہوتی ہے۔ کسی کام میں کامیابی کے لیے مال و دولت کی قربانی دینی پڑتی ہے تو کسی کام میں کامیابی کے لیے وقت کی، کسی کام میں کامیابی کی خاطر اہل وعیال کی محبت کی قربانی تو کسی کام میں کامیابی کے لیے دوستی کی، غرض کامیابی اور قربانی لازم و ملزوم ہے۔ کامیابی کی خواہش ہے تو قربانی دینی ہی پڑے گی، آخرت کی کامیابی کے لیے بھی ہمیں اللہ کی راہ میں اپنے حلال رزق کو قربان کرنا ہو گا۔ صاحبِ نصاب ہیں تو قربانی کے مخصوص دنوں میں قربانی پیش کرنی ہوگی۔ مگر کچھ لوگ باوجود مالکِ نصاب ہونے کے قربانی نہیں دیتے اور عجیب عجیب بہانے تیار کیے ہوتے ہیں، ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان بہانوں سے صرف سامنے والے لوگوں کو خاموش کیا جا سکتا ہے مگر جس ذات پاک کے لیے قربانی دی جاتی ہے اس ذات کو خوب علم ہے کہ آپ مالکِ نصاب ہیں یا نہیں؟ وہی ذات ہمارے اچھے برے اعمال کی جزا اور سزا دے گی۔ اس لیے اپنے تیار کردہ بہانوں سے دوسرے کو نہیں بلکہ خود کو دھوکہ دیتے ہیں، اور اپنے آپ کو ایک بہت بڑی سعادت سے محروم کر لیتے ہیں۔ یاد رہے ایسے لوگوں کے متعلق

سرورِ کائنات فخر موجودات ﷺ کا ارشاد عبرت نشان ہے:

مَنْ كَانَ لَهٗ سَعَةٌ وَّلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرِبَنَّ مُصَلَّانَا (سنن ابن ماجہ)

جس کے پاس استطاعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ لہٰذا وسعت ہوتے ہوئے قربانی نہ دے کر اپنے آپ کو اس فرمان کا مصداق نہ بنائیں۔

قربانی کیا ہے؟

قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ الله! مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ؟ قَالَ: سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالُوْا: فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ الله؟ قَالَ: بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ، قَالُوْا: فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ الله؟ قَالَ: بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ (سنن ابن ماجہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ قربانی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس قربانی کے کرنے میں کیا ملے گا؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اون کے بدلے میں کیا ملے گا؟ فرمایا: اون کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔

محترم قارئین!

جیسا کہ انسانی فطرت ہے کہ جب بھی نیا کام کرنا ہو تو اس کے بارے میں تحقیق کرتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ اور اسے کیوں کرتے ہیں؟ جب یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے تو یہ سوال ذہن میں آتا ہے کہ اسے کرنے سے ہمارا کیا فائدہ ہے؟ بعینہٖ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے بھی جب قربانی کا ذکر ہوا انہوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قربانی کیا ہے؟ جواب ملا کہ یہ حضرت ابرہیم علیہ السلام کی سنت ہے، تو فوراً دوسری بات بھی معلوم کرلی کہ اس سے ہمیں فائدہ ہے؟ اس میں ہمیں کیا ملے گا؟ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کے جانور کے ہر ہر بال اور ہر ہر اون کے بدلے ایک ایک نیکی ملے گی۔ سبحان اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ!

قربانی کس پر واجب ہے؟

ہر مالکِ نصاب پر قربانی کرنا واجب ہے، اگر وہ ہر سال مالکِ نصاب رہتا ہے تو ہر سال اسے اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے۔ اور اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اس کے لیے دوسرے جانور کا انتظام کرے۔ کچھ لوگ ایک ہی جانور میں ہر سال گھر کے الگ الگ فرد کی طرف سے قربانی کرتے ہیں وہ غلط کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے قربانی تو ہو جائے گی مگر جو مالکِ نصاب ہو کر بھی اپنی طرف سے قربانی نہیں دیں گے وہ گناہگار ہوں گے۔ بعض لوگوں کا خیال کم علمی کی وجہ سے یہ ہوتا ہے کہ ہر سال اپنے نام سے قربانی کرنا واجب نہیں ہے، ایسے ہی سوال پر حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ

" جس طرح مالکِ نصاب پر ہر سال اپنی طرف سے زکوٰۃ و فطرہ دینا واجب ہوتا ہے ایسے ہی مالکِ نصاب پر اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہوتا ہے تو جس طرح کہ دوسرے کی طرف سے زکوٰۃ و فطرہ ادا کرنے سے بری الذمہ نہ ہوگا ایسے ہی دوسرے کی طرف سے قربانی کرنے پر بھی واجب اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا"

(فتاویٰ فیض الرسول، جلد ۲، ص ۴۴۱)

اور حضور بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" قربانی تو جس کے نام سے کریں ہو جائے گی، لیکن مالک (نصاب) کے سر پر نہ کرنے کا گناہ لادا جائے گا، کیونکہ واجب اسی پر تھی۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ایک قربانی نہ سب کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ نہ سوا مالکِ نصاب کے کسی اور پر واجب ہے۔ تو گھر کا مالک جس پر (قربانی) واجب تھی اس نے کیا نہیں اور جس پر واجب نہیں اس کے نام (سے) کر دیا، تو اس (مالکِ نصاب) کے سر سے بوجھ نہیں اترا"

(فتاویٰ بحر العلوم، جلد پنجم، ص ۱۷۳)

مالکِ نصاب کون لوگ ہیں؟

فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

قربانی کا مالک نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا یا ان میں سے ایک کی قیمت کا سامان تجارت یا سامان غیر تجارت کا مالک ہو یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت بھر کے

روپیہ کا مالک ہو اور مملوکہ چیزیں حاجت اصلیہ سے زائد ہوں۔
(انوار شریعت، ص ۱۰۱)

زکوٰۃ کے نصاب اور قربانی کے نصاب میں فرق

یہاں یہ بات بھی ذہن نشیں رہے کہ زکوٰۃ نکالنے اور قربانی دینے، دونوں کے لیے "مالکِ نصاب" ہونا ضروری ہے، مگر دونوں میں خاصا فرق ہے، چنانچہ حضرت قاری سہیل احمد رضوی نعیمی بھاگل پوری علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:

"زکوٰۃ دینے کے لیے تو نصاب پر ایک سال گزر جانا ضروری ہے مگر قربانی واجب ہونے کے لیے سال بھر گزرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اگر کوئی شخص پہلے سے بالکل مفلس و فقیر تھا اور اچانک قربانی کے دن ہی اس کو ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر نوٹ مل گئے تو اس پر بھی قربانی واجب ہو جائے گی۔"
(**بقر عید کے فضائل و مسائل**، ص ۱۹)

اور بہارِ شریعت میں ہے:

> " شرائط کا پورے وقت میں پایا جانا ضروری نہیں بلکہ قربانی کے لیے جو وقت مقرر ہے اس کے کسی حصہ میں شرائط کا پایا جانا وجوب کے لیے کافی ہے مثلاً............. فقیر تھا اور وقت کے اندر مالدار ہو گیا اس پر بھی قربانی واجب ہے "(بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، اضحیہ یعنی قربانی کا بیان، ص ۳۳۲)

نوٹ: یہ مسئلہ ہر خاص و عام کو ذہن نشیں کر لینا چاہیے، اور علما و ائمۂ مساجد اس مسئلہ سے عوام الناس کو لازمی آگاہ فرما دیں۔

قربانی کن جانوروں کی ہو گی؟

اس تعلق سے حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں۔ اونٹ، گائے، بکری ہر قسم میں اس کی جتنی نوعیں ہیں سب داخل ہیں نر اور مادہ، خصی اور غیر خصی سب کا ایک حکم ہے یعنی سب کی قربانی ہو سکتی ہے۔ بھینس گائے میں شمار ہے اس کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں ان کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔"

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، قربانی کے جانور کا بیان)

قربانی کے جانور کی عمر کتنی ہونی چاہیے؟

قربانی کے وقت اس بات کا بھی خاص خیال رکھیں کہ آپ نے جس جانور کا انتخاب کیا ہے اس کی عمر کتنی ہے؟ کیونکہ جس جانور کی جو عمر شریعت میں مقرر کی گئی ہے اس میں ایک دن بلکہ چند گھنٹوں کی بھی کمی ہو گی تو قربانی درست نہیں ہو گی، اس لیے اس کا خاص خیال رکھیں، کس جانور کی عمر کتنی ہونی چاہیئے؟ ملاحظہ فرمائیں:

۱: اونٹ............... ۵ سال

۲: گائے............... ۲ سال

۳: بکری............... ۱ سال

اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ البتہ دنبہ یا بھیڑ کا

چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا لگتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔(ماخوذ از بہارِ شریعت)

مفتیٔ اعظم ہالینڈ حضرت علامہ مفتی عبد الواجد قادری صاحب فرماتے ہیں:

" بکری بکرا کی عمر اگر سال بھر پورے ہونے میں چند گھنٹوں کی بھی کمی ہے تو اس کی قربانی درست نہیں "(فتاویٰ یورپ، ص۳۴۹)

کیا بکرے کا "دانتا" ہوا ہونا ضروری ہے؟

قربانی کے لیے بکرا خریدتے وقت یا قربانی کے لیے بکرے کا انتخاب کرتے وقت بعض جگہ پر بکرا "دانتا ہوا" ہونا ضروری سمجھتے ہیں، دانتا ہوا نہ ہونے کی صورت میں اس کی قربانی ناجائز تصور کرتے ہیں، جو سراسر غلط فہمی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ:

" قربانی کا بکرا کم سے کم سال بھر کا ہونا ضروری ہے، خواہ وہ دانت والا ہو یا نہ ہو "

(فتاویٰ فیض الرسول، جلد ۲، ص ۴۵۴)

کیا بکری کی قربانی ہو سکتی ہے؟

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ قربانی کے لیے "بکرا" ہونا ضروری ہے، بکری کی قربانی نہیں ہو سکتی۔ یہ محض کم علمی ہے شریعت نے ایسی کوئی قید نہیں لگائی ہے۔

" بکری جس کی عمر کم سے کم ایک سال ہو اور اس میں کوئی عیب مانعِ قربانی نہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، شرعاً کوئی قباحت نہیں "

(فتاویٰ فیض الرسول، جلد ۲، ص ۴۵۵)

بانجھ بکری کی قربانی

بانجھ بکری کی قربانی بھی اگر اس میں کوئی عیب نہیں ہے تو بلا کراہت جائز و درست ہے، جیساکہ حضور فقیہ ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"بانجھ بکری کی قربانی جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی اور وجہ مانع نہ ہو"

(فتاویٰ فیض الرسول، جلد ۲، ص ۴۶۲)

قربانی کی نیت سے بکرا پالنا

اگر کسی نے قربانی کی نیت سے بکرا پالا، اور وہ مالکِ نصاب نہیں ہے تو فقط نیت کی وجہ سے اس پر قربانی واجب نہیں ہو گی۔ جیساکہ فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا:

"زید نے ایک بکرا قربانی کی نیت سے پالا لیکن زید نادار ہے اس پر قرض زیادہ ہے دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید اس بکرے کو اپنے مصرف میں لا سکتا ہے یا قربانی ہی کرنی واجب ہے؟

الجواب: زید پر قربانی واجب نہیں، بہار شریعت میں ہے بکری کا مالک تھا اور اس کی قربانی کی نیت کرلی، یا خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہ تھی بعد میں نیت کرلی تو اس نیت سے قربانی واجب نہ ہو گی، (بہارِ شریعت، ص ۲۳۹۴) واللہ ورسولہ اعلم" (فتاویٰ فیض الرسول، جلد ۲، ص ۴۴۵)

قربانی شہر اور دیہات میں کس وقت کریں؟

اس مسئلہ میں شہر و دیہات کا حکم دسویں ذوالحجۃ (عید الاضحیٰ) کے دن کا مختلف ہے، شہر میں قربانی نمازِ عید الاضحیٰ کے بعد ہی کی جائے گی جبکہ دیہات میں نمازِ عید الاضحیٰ سے پہلے بھی کر سکتے ہیں، چنانچہ حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"شہر میں نمازِ عید الاضحیٰ سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں، لیکن دیہات میں دسویں ذی الحجہ کو بعد نمازِ فجر، قبلِ نماز عید الاضحیٰ قربانی کرنا جائز ہے بلکہ طلوعِ صبحِ صادق ہی سے جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ سورج نکلنے کے بعد کرے" (فتاویٰ فیض الرسول، جلد ۲، ص ۴۴۷)

حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے، لہذا نمازِ عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہو سکتی اور دیہات میں چونکہ نمازِ عید نہیں ہے یہاں طلوعِ فجر کے بعد سے ہی قربانی ہو سکتی ہے اور دیہات میں بہتر یہ ہے کہ بعد طلوعِ آفتاب قربانی کی جائے"

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، اضحیہ یعنی قربانی کا بیان، ص ۳۳۷)

"اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے یعنی یہ ضروری نہیں کہ عید گاہ میں نماز ہو جائے جب ہی قربانی کی جائے بلکہ کسی مسجد میں ہو گئی اور عید گاہ میں نہ ہوئی جب بھی (قربانی) ہو سکتی ہے" (بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، اضحیہ یعنی قربانی کا بیان، ص ۳۳۷)

قربانی کا گوشت کافر کو دینا کیسا ہے؟

کچھ لوگ قربانی کا گوشت کافروں کو بھی دے دیتے ہیں، ایسا کرنے سے انہیں پرہیز کرنا چاہیے، کیونکہ

"قربانی کا گوشت کافر کو دینا شرعاً جائز نہیں، اور کسی نے دے دیا تو گناہگار ہے توبہ کرے" (فتاویٰ فیض الرسول، جلد ۲، ص ۴۵۷)

قربانی کیسے کریں؟

قربانی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو ذبح کرنے کے لیے لٹانے سے پہلے ہی چھُری کو خوب تیز کرلیں، تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو، فوراً ذبح ہو جائے۔ اس کے بعد:

جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کو اس کا منھ ہو اور (ذبح کرنے والا) اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اسے پڑھ کر ذبح کر دے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، قربانی کے جانور کا بیان، ص ۳۵۲)

اگر قربانی دوسرے کی طرف سے کرے تو **مِنِّیْ** کی جگہ **مِنْ** کہہ کر اس کا نام لے۔

ایک گزارش

اس قسم کے دیگر مسائل سے آگاہی کے لیے علمائے اہل سنت کی کتب سے رجوع کریں اور آپ اگر امام مسجد یا مدرسے کے مدرس ہیں اور آپ سے لوگ مسائل دریافت کرتے رہتے ہیں تو **بہارِ شریعت** کے علاوہ بھی علمائے اہل سنت کی کتب جس میں قربانی کے مسائل درج ہیں لازمی زیر مطالعہ رکھیں، اور اگر کوئی مسئلہ ایسا آپ کی خدمت میں آئے جس کا جواب آپ کو پوری طرح معلوم نہ ہو ہرگز اسی وقت اس کا جواب نہ دیں، اور کتبِ علماء اہل سنت میں اس مسئلہ کا جواب تلاش کریں، نہ ملنے کی صورت میں اپنے قریبی مفتیان کرام سے دریافت کریں، اس کے بعد ہی سائل کو اس کا جواب دیں۔ آج کل کسی بھی مسئلہ کو اپنے قریبی مفتیان کرام سے دریافت کرنا کچھ مشکل نہیں، کال کیجئے اور جواب لیجئے۔ اس لیے اس کا خیال رکھیں اور غلط مسئلہ بتانے سے مکمل طور پر پرہیز کریں۔

اپنی قربانی کو ریاکاری سے برباد نہ کریں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (سورۃ الکھف:۱۱۰)

جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہیئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے (ترجمۂ کنز الایمان شریف)

قربانی ایک اہم ترین عبادت ہے جس کے ذریعہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر مسلمانوں کو عمل کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا تقرب اور اس کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے، مگر اس بابرکت عمل کے وقت ہم مسلمان ایک نازک سا معاملہ کر گزرتے ہیں جو اگرچہ دیکھنے میں معمولی ہے مگر اس کی وجہ سے اپنی قربانی برباد کر کے الٹا گناہ گار ہو جاتے ہیں۔ وہ کیا ہے؟ وہ ہے ریاکاری یعنی دکھاوا کرنا۔ اگر اتفاق سے کسی کا بکرا یا دوسرا جانور موٹا، فربہ، تندرست اور خوبصورت ہو گیا تو اس کا چرچا قربانی کے پہلے سے لے کر آئندہ قربانی تک دوستوں، رشتہ داروں اور عزیزوں میں کرتے پھرتے ہیں۔ اور اس کے پیچھے مقصد کیا پوشیدہ ہوتا ہے؟ صرف اور صرف یہ کہ لوگ میری تعریف کریں،

اتنی معمولی سی بات کے لیے اپنی اتنی عظیم قربانی پر پانی پھیر کر بجائے ثواب اپنے نامۂ اعمال میں درج کروانے کے گناہ درج کروالیتے ہیں۔ یہ کس قدر افسوسناک بات ہے؟

یاد رہے! شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے، جیساکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (سورۃ یوسف:۵)

بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔(ترجمۂ کنزالایمان شریف)

اس لیے ہمارے نیک اعمال کو ہمارا کھلا ہوا دشمن یعنی شیطان ہمیشہ برباد کرنے کی تاک میں لگا رہتا ہے۔ اول تو شیطان کی خواہش اور کوشش ہی یہی ہوتی ہے کہ مالکِ نصاب ہونے کے باوجود مسلمان قربانی کرے نہ قربانی کا ارادہ، اور اگر قربانی کا ارادہ اور جانور کا انتظام کرلے تو پھر وہ اس کوشش میں لگ جاتا ہے کہ کسی بھی طرح اس کو ریاکاری اور دکھاوا میں مبتلا کردیں تاکہ جن اعمال کے کرنے پر ثواب ملنا تھا اس پر گناہ ملے۔ اور اس بندۂ مومن کو اس کا احساس تک نہ ہو پائے۔ اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ جب بھی کوئی نیک عمل کا ارادہ کریں تو فوراً اپنی نیت پر نظر کریں اور دیکھیں کہ کہیں دکھاوا اور ریاکاری کا عنصر تو نہیں شامل ہو چکا ہے؟ اگر ذرہ برابر بھی اپنی نیت و مقصد میں ریاکاری کی بو پائیں فوراً اسے دور کریں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کی کثرت کریں۔ اور قربانی کرنے سے پہلے ہی اپنی نیت و مقصد کی صفائی کرکے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے حضرات ابراہیم واسماعیل علیہما السلام اور رسول کریم ﷺ کی اس عظیم الشان سنت پر عمل کریں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کی طرف نظر نہیں فرماتا وہ تمہارے دل (میں جو نیت و مقصد ہے) اور تمہارے اعمال کی طرف

نظر کرتا ہے "(اسلامی اخلاق و آداب، ص ۲۸۳)

جب ہمیں معلوم ہو گیا کہ اللہ رب العزت ہماری صورت یا مال و دولت نہیں بلکہ ہمارے دل میں چھپی نیت اور ارادے اور اعمال ملاحظہ فرماتا ہے کہ کس مقصد کے تحت یہ اعمال کیے جارہے ہیں اور بندے نے اپنے دل میں کیا چھپایا ہوا ہے، تو ہمیں چاہیے کہ اپنے دل اور اعمال کو بہہ سے بہتر بنانے کی پوری کوشش کریں، ریاکاری سے کوسوں دور رہیں، تاکہ ہماری قربانی کامیاب اور ہمارا کھلا دشمن شیطان مردود ناکام رہے۔ حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" قربانی کا حکم یہ ہے کہ اس کے ذمہ جو قربانی واجب ہے کر لینے سے بری الذمہ ہو گیا اور اچھی نیت سے کی ہے ریا وغیرہ کی مداخلت نہیں تو اللہ عزوجل کے فضل سے امید ہے کہ آخرت میں اس کا ثواب ملے۔"

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، اضحیہ یعنی قربانی کا بیان، ص ۳۳۴)